بنور طبع ۲۲۹۶ ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو قادیان دارالامان سے نکلتا ہے رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

FEROZEPORE CITY DELY. 8 MAY 33 8 — A.M.

بدر

قادیان

ایڈیٹر: سید قاسم علی احمدی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۱۸ | قادیان مورخہ ۷ رمئی ۱۹۳۳ء مطابق ۱۱ محرم ۱۳۵۲ھ | نمبر ۵

سلسلہ کی خبریں

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت ہفتہ زیر اشاعت میں نسبتاً بفضلہ تعالیٰ روبصحت ہے حضور ۶ رمئی کو کشمیر کمیٹی کے کام کے لئے چند یوم کے لئے لاہور تشریف لے گئے۔ خدا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(۲) حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی طبیعت چند دنوں سے بوجہ عارضہ اسہال و بخار علیل ہے۔ گو پہلے سے بہت آرام ہے۔ لیکن صحت کلی نہیں ہوئی۔ احباب صحت کامل کے لئے دعائیں کریں۔

(۳) نتیجہ انٹرنس کا نکل آیا ہے۔ خدا کے فضل سے ہائی سکول کے ۲۸ طلباء میں سے ۲۵ کامیاب ہوئے۔ اور ۱۲ لڑکیوں میں سے ۶ پاس ہوئیں۔ چونکہ یہ خبر لکھتے وقت تک تفصیل سے پاس ہونے والیوں کے نام نہیں معلوم ہوئے۔ اسلئے لکھے نہیں گئے ایسا ہی لڑکوں کے بھی۔ بفضل آئندہ۔ اس غیر معمولی کامیابی پر ہم تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب اور تمام سٹاف کو مستحق مبارک باد سمجھکر مبارکباد دیتے ہیں۔

(۴) ہمارے بہت سے احمدی بچے مختلف امتحانات دے رہے ہیں۔ کچھ دیچکے ہیں۔ ایف۔اے۔ بی اے۔ ایم ایس سی۔ ڈاکٹری۔ ٹیچرز کالج کے امتحانات ہیں۔ احباب سب کی کامیابی کیلئے دعا فرماویں۔

"خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے"

سناؤں بات وہ تم کو میرے دل میں جو آتی ہے
خدا کے سامنے ہم سب بکلی پاک بن جائیں
دباؤ نفس کو گر تم مخالف سارے دب جائیں
دعا دو گالیاں سنکر۔ سہو تم صبر سے ماریں
پکڑ کر ہاتھ میں قرآن محبت لے کے سینے میں
شبِ تاریک میں تنہا گر و سجدے میں پھر رو دو
یقیناً پھر یقیناً بات پوری ہو مسیحا کی
چلاؤ توپ ایسی تم جو اس بارود سے پُر ہو
یہ کیا ہے زور دولت کا۔ یہ کیا ہے رعب کثرت کا
خدا نے اس زمانے میں دیئے ہم کو خزانے وہ
کہا ہے بادشاہ دھونڈھینگے برکت تیرے کپڑوں سے
کرامت گر کوئی ڈھونڈے تو آئے پاس مرزا کے

ہمیشہ آگ ہی ہر دم مرے دل کو لگاتی ہے
یہی تعلیم قرآن پاک کی ہم کو سکھاتی ہے
یہ دنیا خود ہی ڈر جائے۔ ہمیں جو ڈراتی ہے
نہ ہو مایوس۔ دنیا گر تمہیں ہر دم ستاتی ہے
اگر نکلو تو دیکھو کیسے گرویدہ بناتی ہے
تو دیکھو کس طرح رحمت خدا کی پھر اُٹھاتی ہے
خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
تو دیکھو کس طرح ظلمت کو پل بھر میں اڑاتی ہے
یہ سب نادانیاں ہی ہیں۔ یہ دنیا جو دکھاتی ہے
کہ جن کے سامنے شاہوں کی گردن جھکتی جاتی ہے
خدا کی بات احمد کو یہ خوشخبری سناتی ہے
یہ دیکھو موت لیکھو کی شہادت کیا بتاتی ہے

کریں تبلیغ دنیا میں بنیں ہم دیں کے دیوانے
قمر خستہ جگر کو بس یہی اک بات بھاتی ہے

(خاکسار قریشی محمد حنیف عفی اللہ عنہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۷ رمئی ۱۹۳۳ء

کلام الامام امام الکلام

(از حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

الزام دعوی نبوت کا جواب

"جھوٹے الزام مجھ پر مت لگاؤ۔ کہ حقیقی طور پر نبوت کا دعوی کیا۔ کیا تم نے نہیں پڑھا۔ کہ محدث بھی ایک مرسل ہوتا ہے۔ کیا قرات و لا محدث کی یاد نہیں رہی۔ پھر یہ کیسی بے ہودہ نکتہ چینی ہے۔ کہ مرسل ہونے کا دعوی کیا ہے۔ اے نادانوں ابھلا بتلاؤ۔ کہ جو بھیجا گیا۔ اس کو عربی میں مرسل یا رسول ہی کہیں گے یا کچھ اور کہیں گے۔ مگر یاد رکھو کہ خدا کے الہام میں اس جگہ حقیقی معنے مراد نہیں۔ جو صاحب شریعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ بلکہ جو مامور کیا جاتا ہے۔ وہ مرسل ہی ہوتا ہے۔ یہ سچ ہے۔ کہ وہ الہام جو خدا نے اپنے اس بندہ پر نازل فرمایا۔ اس میں اس بندہ کی نسبت نبی اور رسول اور مرسل کے لفظ بکثرت موجود ہیں۔ سو یہ حقیقی معنوں پر محمول نہیں ہیں۔ و لکل ان یصطلح سو خدا کی یہ اصطلاح ہے۔ جو اس نے ایسے لفظ استعمال کئے ؛

ہم اس بات کے قائل اور معترف ہیں۔ کہ نبوت کے حقیقی معنوں کی رو سے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ کوئی نیا نبی آسکتا ہے اور نہ پورانا۔ قرآن ایسے نبیوں کے ظہور سے مانع ہے۔ مگر مجازی معنوں کی رو سے خدا کا اختیار ہے۔ کہ کسی ملہم کو نبی کے لفظ سے یا مرسل کے لفظ سے یاد کرے۔ کیا تم نے وہ حدیثیں نہیں پڑھیں جن میں رسول رسول اللہ آیا ہے۔ عرب کے لوگ تو اب تک انسان کے فرستادہ کو بھی رسول کہتے ہیں۔ پھر خدا کو کیوں یہ حرام ہو گیا۔ کہ مرسل کا لفظ مجازی معنوں پر بھی استعمال کرے۔ کیا قرآن میں یہ نہیں فقالوا انا الیکم مرسلون بھی یاد نہیں رہا۔ انصافاً دیکھو کیا یہی تکفیر کی بنا ہے۔ اگر خدا کے حضور میں پوچھے جاؤ۔ تو بتاؤ کہ میرے کافر ٹھہرانے کے لئے تمہارے ہاتھ میں کونسی دلیل ہے۔ بار بار کہتا ہوں۔ کہ یہ الفاظ رسول اور مرسل اور نبی کے میرے الہام میں میری نسبت خدا تعالیٰ کی طرف سے بے شک ہیں لیکن اپنے حقیقی معنوں پر محمول نہیں ہیں۔ اور جیسے یہ محمول نہیں۔ ایسے ہی وہ نبی کر کے پکارنا جو حدیثوں میں مسیح موعود کے لئے آیا ہے۔ وہ بھی اپنے حقیقی معنوں پر اطلاق نہیں پاتا۔ یہ وہ علم ہے۔ جو خدا نے مجھے دیا ہے۔ جس نے سمجھنا ہو۔ سمجھ لے۔ میرے پر یہی کھولا گیا ہے۔ کہ حقیقی نبوت کے دروازے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بکلی بند ہیں۔ اب نہ کوئی جدید نبی حقیقی معنوں کے رو سے آسکتا ہے اور نہ کوئی قدیم نبی۔ مگر ہمارے ظالم مخالف ختم نبوت کے دروازوں کو پورے طور پر بند نہیں سمجھتے۔ بلکہ ان کے نزدیک مسیح اسرائیلی نبی کے واپس آنے کے لئے بھی ایک کھڑکی کھلی ہے۔ پس جب قرآن کے بعد بھی ایک حقیقی نبی آگیا۔ اور وحی نبوت کا سلسلہ شروع ہوا۔ تو کہو کہ ختم نبوت کیونکر اور کیسا ہوا کیا نبی کی وحی وحی نبوت کہلائیگی یا کچھ اور۔ اور کیا یہ عقیدہ ہے۔ کہ تمہارا فرضی مسیح وحی سے بکلی بے نصیب ہو کر آئے گا۔ توبہ کرو اور خدا سے ڈرو۔ اور حد سے مت بڑھو۔ اگر دل سخت نہیں ہو گئے۔ تو اس قدر کیوں دلیری ہے۔ کہ خواہ نخواہ ایسے شخص کو کافر بنایا جاتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حقیقی معنوں کی رو سے خاتم الانبیاء سمجھتا ہے۔ اور قرآن کو خاتم الکتب تسلیم کرتا ہے۔ تمام نبیوں پر ایمان لاتا ہے اور اہل قبلہ ہے۔ اور شریعت کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھتا ہے ؛

اے سفلی لوگو! میں نے کسی نبی کی توہین نہیں کی۔ میں نے کسی عقیدہ صحیحہ کے برخلاف نہیں کہا۔ پر اگر تم خود نہ سمجھو۔ تو میں کیا کروں۔ تم تو قائل ہو۔ کہ جزئی فضیلت ایک ادنیٰ شہید کو ایک بڑے نبی پر ہو سکتی ہے۔ اور یہ سچ ہے۔ کہ میں خدا کا فضل اپنے پر مسیح سے کم نہیں دیکھتا۔ مگر یہ کفر نہیں۔ یہ خدا کی نعمت کا شکر ہے۔ تم خدا کے اسرار کو نہیں جانتے۔ اس لئے کفر سمجھتے ہو۔ اس کو کیا کہو گے جو کہہ گیا ھو افضل من بعض الانبیاء۔ اگر میں تمہاری نظر میں کافر ہوں تو بس ایسا ہی کافر جیسا کہ ابن مریم یہودی فقیہوں کی نظر میں کافر تھا۔ میرے پاس خدا کے فضل کی اس سے بھی بڑھکر باتیں ہیں۔ مگر تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے۔ خوب یاد رکھو۔ کہ مجھ کو کافر کہنا آسان نہیں۔ تم نے ایک بھاری بوجھ سر پر اٹھایا ہے۔ اور تم سے ان سب باتوں کا جواب پوچھا جائیگا!!

اے بدقسمت لوگو! تم کہاں گرے۔ کونسی چھپی ہوئی بداعمالیاں تھیں۔ جو تمہیں پیش آگئیں۔ اگر تم میں ایک ذرہ بھی نیکی ہوتی۔ تو خدا تمہیں ضائع نہ کرتا۔ ابھی کچھ تھوڑا وقت ہے۔ اور بہت سا ثواب کھو چکے ہو۔ باز آجاؤ۔ کیا خدا سے اس بیوقوف کی طرح لڑائی کرو گے۔ جو زور آور کے آگے سے نہیں ہٹ جاتا۔ یہاں تک کہ مار سے پیسا جاتا اور کچلا جاتا ہے۔ اور آخر ہڈیاں چور ہو کر اور مردہ سا بنکر زمین پر گر پڑتا ہے۔ یہودیوں نے لڑائی سے کیا لیا۔ اور تم کیا لوگے؟ ھذا و بعد الموت نحن نخاصم۔ بہت کچھ صوفیوں نے بھی انسانی کمالات کا اقرار کیا تھا۔ کہ کہاں تک انسان پہنچتا ہے۔ آج وہ بھی سو گئے۔ اے عقلمندو! میرے کاموں سے مجھے پہچانو۔ اگر مجھ سے وہ کام اور وہ نشان ظاہر نہیں ہوتے جو خدا کے تائید یافتہ سے ظاہر ہونے چاہئیں۔ تو تم مجھے مت قبول کرو۔ لیکن اگر ظاہر ہوتے ہیں تو اپنے تئیں دانستہ ہلاکت کے گڑھے میں مت ڈالو۔ بدظنیاں چھوڑ دو۔ بدگمانیوں سے باز آجاؤ۔ کہ ایک پاک کی توہین کی وجہ سے آسمان سرخ ہو رہا ہے۔ اور تم نہیں دیکھتے۔ اور فرشتوں کی آنکھوں سے خون ٹپک رہا ہے۔ اور تمہیں نظر نہیں آتا۔ خدا اپنے جلال میں ہے۔ اور در و دیوار لرزہ میں کہاں ہے وہ عقل جو سمجھ سکتی ہے۔ کہاں ہیں وہ آنکھیں جو دقتوں کو...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہودی مشن

رسالہ کذبات مرزا کا جواب

(از ماسٹر محمد علی اطہر قادیان)

(بسلسلہ گذشتہ)

جھوٹ نمبر ۲۰ میں ازالہ اوہام صفحہ ۱۴۱ سے نقل کیا ہے "عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے۔ کہ تم نظر اٹھا کر دیکھو گے۔ کہ کوئی ہندو دکھائی دے۔ مگر ان پڑھوں لکھوں میں سے ایک ہندو بھی تمہیں دکھائی نہ دیگا" اس پر نوٹ دیتے ہیں "اے احمدی دوستو! اسکی اور اس میں عنقریب کی تاویل کیا کرو گے۔ کیا اب ہندوستان میں کوئی کافر نہیں"

جواب ۱:۔ آپ جیسوں کے متعلق ہی خداوند تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے۔ خلق الانسان من عجل ط سأریکم ایاتی فلا تستعجلون ۲۱/۳۷ ۔ انسان بڑا جلد باز ہے۔ عنقریب ہم تمہیں اپنے نشان دکھائیں گے پس جلدی مت کرو۔ فارسی میں کسی نے کہا ہے۔ کہ ع

تعجیل کار شیاطین بود

خداوند تعالیٰ نے بھی سأریکم میں سین مفتوح کے استعمال سے عنقریب ہی نشان ظاہر کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ مگر آپ جیسے مستعجل لوگوں کے لئے لا تستعجلون بھی فرما دیا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی آپ جیسے ہی تعجیل پسند لوگوں کے لئے تحریر مندرجہ بالا کے آخیر میں صفحہ ۱۵ پر خداوند تعالیٰ کے مندرجہ بالا کلام کی تفسیر میں لکھدیا ہے "یہ رائے کوئی ظنی اور شکی رائے نہیں۔ بلکہ ایک یقینی اور قطعی امر ہے۔ لیکن افسوس ان لوگوں پر جو خیر اور شر میں فرق نہیں کر سکتے۔ اور شتاب کاری کی راہ سے اعتراض کرنے کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں"۔ میاں ابو عبیدہ صاحب افسوس ہے۔ کہ آپ دیکھتے اور سمجھتے ہوئے بھی نہیں سمجھتے۔ آپ جیسوں کے حق میں ہی خداوند تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ لھم قلوب لا یفقھون بھا ولھم اعین لا یبصرون بھا ولھم اذان لا یسمعون بھا۔

چونکہ آپ نے دریافت کیا ہے۔ اس لئے لکھ دیتے ہیں۔ آپ کو فائدہ ہو نہ ہو۔ کوئی اور روح ہی مستفید ہو جائے۔ یہ پڑھے لکھے ہندو اب اپنے مذہبی معتقدات سے بیزار ہو کر عملی طور پر اسلامی اصولوں کی پیروی کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔ اور حوادث زمانہ کے تھپیڑے ان کے حواس کو بیدار کر کے قبولیت اسلام کے قریب لا رہے ہیں۔ مثلاً

(۱) ان کے ہاں نکاح بیوگان جائز نہیں۔ اور دیانند جی نے بھی ستیارتھ پرکاش میں نکاح بیوگان سے منع کیا ہے۔ اور اس کا علاج نیوگ بتایا ہے۔ مگر آریہ سماج نے اپنے سوامی کے احکام کو پس پشت ڈال کر اسلامی اصول کی پیروی میں ہی اپنی بہتری سمجھی ہے۔ اور نکاح بیوگان کے رواج دینے کے لئے مختلف سبھائیں بنائی ہیں۔ جو بڑی سرگرمی سے اپنے اس فرض کو ادا کر رہی ہیں۔ چنانچہ ملاپ۔ ۱۰ جنوری ۱۹۳۲ء میں مذکور ہے

"ہندو بیواؤں کی شادی کرانے والی صرف ایک سبھا یعنی سرگنگا رام ودھوا بواہ سہائک سبھا نے سنہ ۱۹۳۱ء میں ۵۴۸۴ بیواؤں کی شادیاں کرائیں۔ جن میں برہمن۔ کھشتری۔ اروڑہ۔ اگروال۔ کائتھ سکھ۔ راجپوت وغیرہ تمام ہندو اقوام کی عورتیں شامل ہیں"۔

---

(۲) ہندو قانون میں عورت کے لئے ترکہ والدین میں سے کوئی حصہ مقرر نہیں۔ نہ ترکہ خاوند میں سے مگر ہر بلاس شاردا نے اسمبلی میں ایک قانون پاس ہونے کے لئے پیش کیا ہے۔ جس میں عورت کو حصہ دلانے کی کوشش کی ہے۔ اس پر ملاپ ۲۹ جنوری ۱۹۳۲ء رقمطراز ہے:۔

"میں شرمندہ ہوں۔ اور عرق ندامت میرے ماتھے پر ہے۔ کہ یہ ہندو قوم کی اشاعت گھریلو زندگی کی نہایت سیاہ تصویر ہے۔ جو اسمبلی میں پیش ہو رہی ہے اگر ہندوؤں نے دو دھواؤں سے اچھا سلوک کیا ہوتا اگر انہیں بھی انسان سمجھا گیا ہوتا۔ اور محض ہندو قانون کے بل بوتے پر ان کو روٹی کپڑے سے بھی محتاج نہ کر دیا ہوتا۔ تو آج اسمبلی میں ہندوؤں کے دھارمک قانون کی دھجیاں اڑانے کی ضرورت کیوں محسوس ہوتی۔

---

(۳) ایسا ہی ہندو قوم میں گھمائے کو جس قدر مقدس سمجھا جا رہا ہے۔ وہ آئے دن کے واقعات سے، جو ہندو مسلمانوں میں گھمائے کی وجہ سے ہوتے رہتے ہیں ظاہر ہے۔ مگر گھمائے کی تقدیس بھی اب ہندوؤں کے دلوں سے نکلی جا رہی ہے۔ چنانچہ ان کا اخبار ڈیلی ہیرلڈ ۸ مارچ ۱۹۳۲ء کی اشاعت میں اس بارے میں یوں روشنی ڈالتا ہے۔ کہ:۔

"کم از کم آزاد خیال آریوں کے دلوں سے گھمائے کی تقدیس کا بے جا خیال نکل چکا ہے۔ اور وہ گھمائے کی وہی پوزیشن سمجھنے لگے ہیں۔ جو دوسرے حیوانات کی ہے۔ اور یہی اصل پوزیشن ہے۔ کاش اس بات کو جلد سے جلد وسعت حاصل ہو۔ تا گھمائے کی وجہ سے ہندو مسلمانوں میں جو مناقشات پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ ان کا سدباب ہو جائے"۔

---

(۴) ہندوؤں میں گوشت خوری ممنوع ہے۔ اور آئے دن مسلمانوں کے ساتھ اس بارے میں مباحثے ہوتے رہتے ہیں۔ مگر اسلامی اصول کی پیروی میں اب گوشت خوری کی رفتار بھی تیز ہوتی جا رہی ہے۔ چنانچہ ان کا اخبار پرکاش ۲۴ جنوری ۱۹۳۲ء کی اشاعت میں اس کے متعلق یوں رونا روتا ہے:۔

"ہندوؤں نے گوشت خوری شروع کی۔ ان میں گوشت فروش پیدا ہو گئے۔ جب یہ بدعت اور بڑھ گئی۔ تو قصائی کا کام کرنے والے بھی نکل آئے۔ یہ گوشت کی مستحق وہ پروٹسٹنٹ ہے۔ کہ ہندوؤں میں گوشت خوری پیدا ہو کر ترقی کر رہی ہے"۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۵) طلاق بھی ہندو مذہب میں ناجائز ہے۔ مگر اس کے لئے بھی اب ہندو قوم میں جوش پایا جاتا ہے۔ چنانچہ اخبار نوجوان ۲۰ دسمبر ۳۰ء میں لکھا ہے۔

"اب زمانہ بدل گیا ہے۔ اور یہ آواز آنی شروع ہو گئی ہے۔ کہ ہندو عورت کا بھی دنیا کی دوسری عورتوں کی طرح یہ قدرتی حق ہے۔ کہ وہ خاوند سے طلاق لے سکے۔ پنڈت دھرمیندر شردھانی ایم۔ اے نے آریہ سماج لاہور کے جلسہ میں ہندو عورت کے اس حق کا راگ گایا۔"

---

(۶) ملاپ ۳۱ رجنوری ۱۹۳۱ء :۔ "کرانتی سبھا لاہور کے زیر اہتمام سندھیا مندر ڈی۔ اے۔ وی کالج ہوسٹل لاہور میں آریہ نوجوانوں نے آریہ سماج کے موجودہ پروگرام میں تبدیلی لانے پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ نوجوانوں کے علاوہ آریہ سماج کے کچھ پنڈت بھی اس جلسہ میں موجود تھے۔ جس میں آریہ سماج کے پروگرام میں تبدیلی لانے پر خیالات کا اظہار کیا گیا۔ حتےٰ کہ پنڈت وشو بندھو ایم اے۔ او۔ ایل پرنسپل دیانند برہم ودیالہ صدر جلسہ تھے۔ ریزولیوشن کے حق میں بولنے والے تو موجود تھے۔ لیکن خلاف کسی نے بھی آواز بلند نہیں کی۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ عام خیال آریہ سماج میں تبدیلی کے حق میں ہے۔ اگر آریہ سماج کے پروگرام میں خامیاں محسوس نہ ہوتیں۔ تو اس تبدیلی کا عام خیال کس طرح پیدا ہوتا۔"

---

(۷) ویدوں کے متعلق ان کے اعتقاد بگڑتے جا رہے ہیں۔ چنانچہ دیکھو :۔

(۹) آریہ گزٹ ۸ رنومبر ۱۹۳۰ء "آنے والی نسل کے دلوں میں وید کے لئے شردھا نہیں ..... الخ"

(ب) گاندھی جی کے خیالات ویدوں کے متعلق "یہ کہنا جزوی طور پر صحیح ہوگا۔ کہ وید چار کتابیں ہیں۔ یہ کتابیں بذات خود نامعلوم لوگوں کے چھوڑے ہوئے ادبیش ہیں۔ بعد کی پشتوں نے اپنی روشنی کے مطابق ان میں ایزادیاں کر لیں۔ اس کے بعد گیتا کا مصنف آیا۔ اس نے ہندو دھرم کا مرکب دیا۔ گیتا ہر ایک ہندو کے لئے کھلی کتاب ہے۔ جو اس کا مطالعہ کرنا چاہے۔ اور ہندوؤں کی اگر باقی سب کتابیں جلا بھی دی جائیں۔ تو ان کتاب کے ..۷ شلوک یہ بتانے کے لئے بہت کافی ہیں۔ کہ ہندو دھرم کیا ہے۔"

(ج) شاستروں کے خلاف گاندھی جی کا اعلان۔

"اگر ہندوؤں کو ان تمام کتابوں کا پابند بنایا جائے تو بمشکل کوئی بداخلاقی کا کام ہوگا۔ جس کو شاستروں کی رو سے جائز نہ ٹھیرایا جا سکے۔" (پرتاپ ۱۹ رنومبر ۱۹۳۲ء)

(د) پرتاپ ۱۵ رفروری ۱۹۳۳ء شریمتی سی گوپال کی تقریر

"آج لاکھوں برس پہلے کے وید شاستروں کا آسرا لے کر سناتن دھرمی عام ہندوؤں کو مغالطہ میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ویدوں کا چار رشیوں کو گیان ہوا۔ اس کے بعد انہوں نے اس کا پرچار کیا۔ لاکھوں ورش تک بھوج پتروں پر یہ تحریر لکھی رہی۔ رشیوں نے یاد داشت کے ذریعہ ان کو قائم و برقرار رکھا۔ پھر کسی زمانہ میں ان کو چھاپا۔ اتنے تغیر و تبدل کے بعد موجودہ شکل میں وید ہمارے پاس پہنچے ہیں۔ اس پر بھی سدھارک ویدوں کا کچھ اور ارتھ لگاتے ہیں۔ اور قدامت پسند ہندو ویدوں کے ذریعہ اچھوت پن کو ثابت کرتے ہیں۔ اب یہ ہمارا فرض ہے۔ کہ ویدوں اور شاستروں کی بجائے اپنی عقل سلیم سے کام لیں۔"

(ہ) پرکاش ۲۰ رجون ۱۹۲۰ء "آج ڈاکٹر برامنی آئر رابندر ناتھ ٹیگور اور موتی لال گوش جیسے آدمی ویدوں کو کلام الٰہی نہ مانتے ہوئے بھی ہندو ہیں۔"

(و) ملاپ ۹ رجون ۱۹۲۴ء "ہندوؤں کی قسمت بھی کیسی عجیب واقع ہوئی ہے۔ کہ ہندو جاتی کا جو بھی فرزند بلندی پر پہنچتا ہے۔ وہی ہندو جاتی۔ ہندو دھرم اور ہندو تہذیب سے منہ موڑ کر دوسروں کا والا و شیدا بننا اچھا سمجھتا ہے۔"

(ز) آریہ گزٹ ۲۳ رنومبر ۱۹۲۹ء "ویدک دھرم آریوں کا پریوارک دھرم نہیں بنا۔ ..... ویدک دھرم کا سرودت سوکھ رہا ہے۔ بڑے بڑے آریہ سماجیوں کی اولاد آریہ سماج سے کوسوں دور ہے۔ مسلمانوں اور عیسائیوں کے مبلغ دوسروں کو پرچار کرنے کے لئے چاہئیں۔ مگر ہمیں آریوں کو آریہ بنانے کیلئے بھی اپدیشکوں کی ضرورت ہے۔"

(ح) پرکاش ۱۴ راگست ۱۹۳۲ء "سادھارن منشوں (عام لوگوں) کو جلنے دو۔ جو نیم انوسار وید پرچار کے کام میں لگے ہوئے ہیں۔ اور جنہیں آریہ سماج نے اس کام کے لئے اپنی خانگی ضروریات سے بے فکر کر رکھا ہے۔ ان کی کیا حالت ہے۔ کتنے اپدیشک ہیں جو وید کانت پرتی سوادھیاد (تلاوت) کرتے ہیں۔ کتنے بھجک ہیں جو وید کا مطالعہ کرتے ہیں۔ وید کا مطالعہ تو دور کی بات ہے۔ ہندی سے بھی کماحقہٗ واقفیت نہیں رکھتے ہیں۔ اپدیشک بھجک ہی نہیں۔ سماجوں کے پردھان منتریوں کی (جو خود کو وید پرچار کا انچارج سمجھتے ہیں) ..... حالت اور بھی بری ہے۔ ان کی اوّل تو اکثریت ورنہ اہم اقلیت ایسی ہوگی۔ جو ہندی سے بھی ناآشنا ہوگی۔ چہ جائیکہ وہ ویدوں کا سوادھیائے کرتے ہوں۔"

---

(۸) اخبار ویر بھارت بحوالہ الامان ۱۹ ردسمبر ۱۹۳۲ء۔

(۹) "اگر کسی کی استری ایسے روگ میں گرسہت ہو جائے۔ کہ ۱۰۔۲۰ برس کے علاج کے بعد بھی اچھی نہ ہو۔ تو دوسری شادی کی جائے۔ جس کی سنتان نہ ہو۔ ڈاکٹر کہدیں کہ بچہ نہ ہوگا۔ اس وقت دوسری شادی کرو۔ جس کے ہاں ہیشہ لڑکی ہو۔ کنیا پرایا دھن ہے۔ اولاد کے لئے اس حالت میں شادی کرو۔

(ب) جو عورت پتی کی جیب کا خیال نہ کر کے ہر وقت اس کی حجامت بنائے۔ ۲۵ روپے خاوند کی آمدنی ہے۔ لیکن میم صاحبہ ۳۰۰ روپے بوٹ سوٹ میں صرف کرتی ہے۔ بازار میں ایک ایک روپیہ کی قلفیاں مٹھائی کھا جاتی ہے۔ اسکو چھوڑنے کا حق ہے جو پتی کے خلاف ہو۔ حیثیت سے زیادہ خرچ کرتی ہو۔ اسے چھوڑنے کی ممانعت نہیں۔"

غرض یہ نقشہ ہے ہندو قوم کی حالت کا ایک طرف تو اپنی مذہبی کتابوں کی طرف سے بے التفاتی۔ اور ان کی تحقیر و مذمت میں مصروف ہو رہے ہیں۔ اور دوسری طرف اسلامی اصولوں کو جن پر طرح طرح کے اعتراضات کیا کرتے تھے آہستہ آہستہ اپنا دستور العمل بناتے چلے جا رہے ہیں۔ دانشمند لوگ ہوا کے اس رُخ کو دیکھکر اندازہ لگا رہے ہیں۔ کہ باران رحمت کا نزول ہونے والا ہے۔ اور یہ لوگ حوادثات زمانہ کے تھپیڑوں سے مجبور ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہونے والے ہیں۔ مگر آپ جیسے بے حس ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عیسائی مشن

انجیل مقدس اور انگوری باغ کی تمثیل

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ عن النبی صلعم قال اعور عین الیمنی کانھا عنبۃ طافیۃ ۔ بخاری باب ذکر الدجال ؛

تقریباً ۱۳۵۰ سال گذرے ہیں۔ کہ عرب کے ریگستانوں سے ایک آواز اُٹھی۔ جو بظاہر انسان کی آواز نظر آتی تھی۔ مگر درحقیقت وہ خدا تعالیٰ کی آواز تھی۔ جو پکارنے والے نے پکاری اور بڑی سرعت کے ساتھ دنیا کے چپے چپے پر تیز آندھی کی طرح پھیل گئی ؛

اس منادی کے کرنے والے نے (فداہ ابی و امی صلعم) جہاں اور بہت سی باتوں کی منادی کی۔ ایک اس بات کی بھی منادی کی۔ کہ کسی زمانے میں دجّال کا ظہور بڑے زور شور کے ساتھ ہوگا۔ اور اس کا فتنہ تمام فتنوں سے بڑھکر ہوگا۔ اور یہ بھی فرمایا۔ کہ اس کے شر کی اور اس کے فتنے کی صرف میں ہی تم کو خبر نہیں دیتا۔ بلکہ ہر نبی اپنی اپنی قوم کو اس کے فتنے کی اور اس کے شر کی خبر دیکر ڈراتا آیا ہے۔ مگر میں ایک ایسی بات بتاتا ہوں۔ کہ جو پہلے نبیوں نے نہیں بتائی۔ اور وہ یہ ہے۔ انہ اعور وان اللہ لیس باعور۔ کہ وہ ایک آنکھ سے اندھا ہوگا۔ مگر خدا تعالیٰ اس عیب سے پاک ہے ؛

اس میں ایک راز تھا یا اس میں ایک حقیقت تھی۔ جو آج ہم اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہے ہیں۔ اس حدیث کا مطلب یہ تھا۔ کہ دجّال یعنی عیسائی لوگ ایک آنکھ سے یعنی دین کی آنکھ سے اندھے ہونگے۔ اور دنیا کی آنکھ خوب روشن ہوگی۔ اس کا ثبوت تو واضح ہے۔ کہ ایک انسان کو ہاں اس انسان کو جو مریم کے بطن مبارک سے پیدا ہوا۔ اور بروئے ہولی بائیبل یہودیوں کے ہاتھ سے دکھایا گیا۔ اور صلیب پر چڑھا کر حسب تورات مقدس ملعون قرار دیا گیا۔ ابن اللہ کا خطاب دیکر اس کو اپنا منجی قرار دے رہے ہیں۔ مگر آج جو میں ناظرین کو بتانا چاہتا ہوں۔ وہ کچھ اور ہے ؛

مندرجہ ذیل ایک پیشگوئی حضرت مسیح ناصری نے اور تورات نے کی تھی۔ جس کو عیسائیوں نے اعور ہونے کی وجہ سے نہ سمجھا۔ حضرت مسیح علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"ایک اور تمثیل سنو۔ ایک گھر کا مالک تھا۔ جس نے ایک انگوری باغ لگایا۔ اور چاروں اطراف احاطہ گھیرا۔ اور اس میں حوض کھودا۔ اور برج بنایا۔ اور اُسے باغبانوں کو ٹھیکے پر دیکر پردیس چلا گیا۔ اور جب پھل کا موسم قریب آیا۔ تو اس نے اپنے نوکروں کو باغبانوں کے پاس اپنا پھل لینے کو بھیجا۔ اور باغبانوں نے اس کے نوکروں کو پکڑ کر کسی کو پیٹا اور کسی کو قتل کیا۔ اور کسی کو سنگسار کیا۔ پھر اُس نے اور نوکروں کو بھیجا جو پہلوں سے زیادہ تھے۔ اور انہوں نے ان کے ساتھ بھی اسی طرح کیا۔ آخر اس نے اپنے بیٹے کو ان کے پاس یہ کہکر بھیجا۔ کہ وہ میرے بیٹے کا تو لحاظ کرینگے۔ جب باغبانوں نے بیٹے کو دیکھا۔ تو آپس میں کہا۔ کہ یہی وارث ہے آؤ اسے قتل کر کے اس کی میراث پر قبضہ کر لیں۔ اور اسے پکڑ کر باغ سے باہر نکالا۔ اور قتل کر دیا۔ پس جب باغ کا مالک آئیگا۔ تو ان باغبانوں کے ساتھ کیا سلوک کریگا؟

انہوں نے اس سے کہا۔ ان بُرے آدمیوں کو بُری طرح ہلاک کرے گا۔ اور باغ کا ٹھیکہ اور باغبانوں کو دیگا جو موسم پر اس کو پھل دیں۔ یسوع نے ان سے کہا۔ کیا تم نے کتاب مقدس میں کبھی نہیں پڑھا۔ کہ جس پتھر کو معماروں نے رد کیا۔ وہی کونے کے سرے کا پتھر ہو گیا۔ یہ خداوند کی طرف سے ہوا۔ اور ہماری نظر میں عجیب ہے۔ اس لئے میں تم سے کہتا ہوں۔ کہ خدا کی بادشاہت تم سے لے لی جائیگی۔ اور اس قوم کو جو اس کے پھل لائے دے دی جائیگی۔"

(متی باب ۲۱ آیت ۳۳ تا ۴۳۔ مرقس باب ۱۲ آیت ۱ تا ۱۲ لوقا باب ۲۰ آیت ۹ تا ۱۹)

اس تمثیل میں غور طلب امور یہ ہیں :۔

۱۔ ٹھیکہ دینے والا خداوند ہے۔

۲۔ باغبانوں سے مراد اہل دنیا ہے۔

۳۔ نوکروں سے مراد انبیاء ہیں۔

۴۔ باغ سے مراد دنیا ہے۔

۵۔ برج اور حوض سے مراد انبیاء کی تعلیم اور شریعت ہے۔

۶۔ بیٹے سے مراد ابن مریم ہیں۔

۷۔ باغبانوں کی ہلاکت سے مراد ان سے روحانی بادشاہت کا ضائع ہونا ہے ؛

۸۔ معماروں سے مراد بنی اسرائیل ہیں۔

۹۔ رد کئے ہوئے پتھر سے مراد بنی اسمٰعیل ہیں۔

۱۰۔ کونے کے سرے کا پتھر ہونے سے مراد رسول کریم کا خاتم الانبیاء ہونا اور سید ولد آدم ہونا ہے ؛

تمثیل کا اصل مطلب اور دجال کا اعور ہونا

خدا تعالیٰ نے دنیا کو پیدا کیا۔ اور پھر انکی اصلاح کے لئے انبیاء کو مبعوث فرمایا۔ وہ اپنے اپنے وقت پر آئے اور دعوت حق لوگوں کو پہنچائی۔ مگر لوگوں نے انکی مخالفت کی۔ اور ان کو مصائب کا نشانہ بنایا۔ آخر خدا تعالیٰ نے وقفینا من بعدہ بالرسل کے مطابق متواتر اور یکے بعد دیگرے نبی بھیجے۔ مگر لوگوں نے پھر بھی وہی سلوک کیا۔ آخر کار خدا تعالیٰ نے اپنے بیٹے یعنی ابن مریم کو بھیجا۔ مگر ان بدقسمتوں نے اس کو بھی نہ چھوڑا۔ اور پکڑ کر قتل کر دیا۔

اب ان کی اس انتہائی شرارت کے بدلے میں خدا تعالیٰ نے ان پر ہلاکت کی مار ماری۔ اور وہ انعام جو ہزاروں برسوں سے ان کو دیتا آیا تھا۔ ان کی شرارتوں کی وجہ سے ان سے چھین لیا۔ اور بقول حضرت مسیح :۔

"میں تم سے کہتا ہوں۔ کہ خدا کی بادشاہت تم سے لے لی جائیگی۔ اور اس قوم کو جو اس کے پھل لائے دے دی جائیگی۔"

اور بقول حضرت مسیح علیہ السلام بحوالہ زبور ۱۱۸ آیت ۲۲

"جس پتھر کو معماروں نے رد کیا وہی کونے کے سرے کا پتھر ہو گیا۔ یہ خداوند کی طرف سے ہوا۔ اور ہماری نظر میں عجیب ہے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان کو تو وہ بادشاہت مل نہیں سکتی۔ کیونکہ حضرت مسیح فرماتے ہیں۔ کہ "خدا کی بادشاہت تم سے لے لی جائیگی" اور یہ بھی ضروری ہے۔ کہ وہ بادشاہت کسی نہ کسی قوم کو ملے۔ جو اس کی اہل ہو۔ جیسا کہ "اس قوم کو جو اس کا پھل لائے دے دی جائیگی" سے ظاہر ہے۔

اب عیسائی کہلانے والے غور کریں کہ وہ قوم کونسی ہے جس کو یہ انعام اب ملتا ہے۔ وہ اُسی ننھے سے بچے کی قوم ہے۔ جس نے عرب کے جھلستے ہوئے ریگستانوں میں (جہاں سوائے ریت کے تودوں اور سورج کی پژمردہ کر دینے والی کرنوں کے کچھ نہ تھا) پرورش پائی تھی۔ اُسی رد کئے ہوئے پتھر نے اب کونے کے سرے کا پتھر ہونا تھا۔ جس کا والد ماجد ابراہیم ان کو خدا کے سہارے پر چھوڑ کر چشم پُر آب ہو کر لوٹ گیا تھا۔

اس کا ثبوت کہ اب اسی بچے کی اولاد کو یہ انعام ملنا تھا یہ ہے۔ کہ مقام نبوت ابراہیمؑ کے بعد سوائے ان کی نسل کے اور تو کسی کو مل نہیں سکتا۔ ملاحظہ ہو۔ پیدائش باب ۱۷۔ آیت ۷:۔

"اور میں اپنے اور تیرے درمیان اور تیرے بعد تیری نسل کے درمیان ان کے پشت در پشت کے لئے اپنا عہد جو ہمیشہ کا عہد ہو کرتا ہوں"

نیز قرآن مجید میں فرمایا۔ قال انی جاعلک للناس امامًا قال ومن ذریتی قال لا ینال عہدی الظلمین"

اب حضرت ابراہیم کی نسل ہے بنو اسحاق و بنو اسمٰعیل۔ بنو اسحاق نے تو اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے اس انعام کو کھو دیا۔ اور وہ مقام رہنا تو حضرت ابراہیمؑ ہی کی نسل میں ہے۔ پس لازماً وہ بنو اسمٰعیل کو ملنا تھا۔ سو ایسا ہی ہوا۔ حضرت مسیحؑ نے جو فرمایا تھا۔ "یہ خداوند کی طرف سے ہوا اور ہماری نظر میں عجیب ہے" اس کا مطلب ہی یہی تھا۔ کہ بنی اسرائیل خیال کرتے تھے۔ کہ بنی اسمٰعیل میں سے نبی نہیں آئیں گے۔ اس لئے حضرت مسیحؑ نے فرمایا۔ کہ وہ پتھر جس کو تم نے رد کیا ہوا ہے۔ وہی کونے کے سر کا پتھر ہوگا۔ اور تم تعجب نہ کرو۔ کیونکہ "یہ خداوند کی طرف سے ہوا۔ اور ہماری نظر میں عجیب ہے"

پس اس تمثیل میں حضرت مسیح نے بنی اسرائیل سے بادشاہت چھیننے اور بنی اسمٰعیل کو ملنے کی پیشگوئی کی تھی۔ اور وہ وقت پر پوری ہو گئی۔ اس لئے اب سوائے تسلیم کے اور کوئی چارہ نہیں۔ کیونکہ یہ خداوند کی طرف سے ہوا۔ اس پر تعجب کرنا بے سود ہے۔

اب عیسائیوں کو چاہیئے۔ کہ اپنے ہادی و رہنما کی بات کو مان کر فخر رسل کی غلامی کا فخر حاصل کریں۔ اور اسی میں ان کی نجات ہے۔ نہ کہ ابن مریمؑ کو ابن اللہ کہنے میں۔

وما علینا الا البلاغ المبین ٭

(صالح محمد احمدی مولوی فاضل (جامعہ قادیان)

وصیتیں

وصیت نمبر ۳۸۴

منکہ نواب خاں ولد دادن خاں قوم واک عمر ساٹھ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۶ء ساکن بھاگووال تحصیل و ضلع سیالکوٹ آج مورخہ ۱۲/۳۲ ۸ بلا جبر و اکراہ بقائمی ہوش و حواس حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اس کے آٹھویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ چھ بیگھہ زمین بارانی جس کی قیمت چھ سو روپیہ ہے۔ مبلغ دو سو روپیہ کی زمین رہن میرے پاس ہے ٭

العبد:۔ نواب خاں ولد دادن خاں

گواہ شد:۔ خیر الدین ولد چوہدری غلام رسول قوم جٹ ساکن بھاگووال۔ بقلم خود ٭

گواہ شد:۔ حکیم محمد فیروز الدین قریشی انسپکٹر بیت المال بقلم خود ٭

وصیت نمبر ۳۷۹

منکہ حمیدہ بی بی زوجہ مرزا اعظم بیگ صاحب قوم مغل عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن کلانور تحصیل و ضلع گورداسپور آج مورخہ ۲۸ ۱۰/۳۲ بلا جبر و اکراہ بقائمی ہوش و حواس حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ مہر بمعہ زیورات قیمتی تین ہزار چالیس۔ اراضی ملکیت خود قریباً ۵ کنال قیمتی قریباً ساڑھے تین سو روپیہ ہیں۔

العبد:۔ حمیدہ بی بی بقلم خود ٭

گواہ شد:۔ مبارک بیگ ولد مرزا اکبر بیگ صاحب مرحوم سیکرٹری انجمن احمدیہ کلانور ۲۸ ۱۰/۳۲

گواہ شد:۔ مرزا اعظم بیگ ولد رسول بیگ صاحب مرحوم خاوند موصیہ سکنہ کلانور تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور ۲۸ ۱۰/۳۲

فاروق کی شکایت

جن خریداران کا چندہ ۳۱ مارچ ۳۳ء کو ختم ہو کر اپریل ۳۳ء سے نیا سال شروع ہوتا تھا۔ اور جن اصحاب کے نام فاروق کا بقایا تھا اور بار بار وی پی واپس کر چکے تھے۔ ان سب کو فاروق میں چار مرتبہ یہ اطلاع دی گئی تھی۔ کہ وہ یا تو بذریعہ منی آرڈر اپنا چندہ بھیجدیں یا اخبار بند کرنا چاہیں۔ یا ابھی چندہ ادا نہ کرنا چاہیں وہ دفتر فاروق میں اطلاع کر دیں۔ ورنہ ۲۸ اپریل کو ان سب کے نام وی پی ارسال ہونگے۔ چنانچہ اس کے مطابق ایسا ہی کیا گیا۔ کہ یکم مئی ۳۳ء کو سب کے نام وی پی کئے گئے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ باوجود چار بار اطلاع دیدینے کے بعض دوستوں نے بلا وجہ معقول وی پی واپس کر دیئے۔ جن میں سے بعض کے نام تو آئندہ فاروق بھیجنا بند کر دیا۔ اور بعض کو پھر وی پی کر دیں گے۔ مناسب ہے۔ کہ احباب وی پی وصول فرما کر ممنون فرمائیں۔ (دفتر فاروق)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خالصہ مشن

سندرجہ ذیل مضمون گیانی بھجن سنگھ صاحب ایڈیٹر رسالہ امرت ترنتارن نے بجواب شیخ واحد حسین صاحب گیانی لکھکر ارسال کیا ہے۔ جس کا جواب الجواب شیخ صاحب سے لکھوا کر ایک کالم میں گیانی صاحب کا مضمون اور بالمقابل کالموں میں شیخ صاحب کا جواب شائع کر دیا ہے۔ تاکہ فیصلہ آسان ہو:۔ (ایڈیٹر)

شیخ واحد حسین صاحب کا مطلب حل ہو گیا

اب زیادہ بحث کی ضرورت نہ رہی

(از گیانی بھجن سنگھ صاحب ایڈیٹر امرت)

شیخ واحد حسین صاحب نے اخبار فاروق مورخہ ۲۸ر نومبر ۱۹۳۲ء میں میرے نام کھلے چیلنج کا اعلان کرتے ہوئے تحریر فرمایا تھا۔ کہ شری گورو نانک صاحب کے مذہب کی بابت آپ کی اور میری جو تحریری بحث جاری ہے۔ وہ چونکہ بہت زیادہ طوالت اختیار کر رہی ہے۔ اور کئی سالوں تک ختم ہوتی نظر نہیں آتی۔ اس لئے یہ طریقہ نامناسب ہے۔ شیخ صاحب کا مطلب تھا۔ کہ جلدی فیصلہ کرنے کے لئے تحریری بحث کی بجائے تقریری مباحثہ کیا جاوے۔ لیکن جب تحریری بحث نے ہی یہ ثابت کر دیا۔ کہ گورو نانک دیو جی مسلمان نہیں تھے۔ تو تقریری مباحثہ کی ضرورت ہی نہیں رہتی ؛

فیصلہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے مسئلہ پر اس طرح ہوا ہے۔ کہ مسئلہ "ہمہ اوست" پر بحث کرتے ہوئے شیخ صاحب اخبار فاروق مورخہ ۴ر نومبر ۳۲ء میں حسب ذیل تحریر فرماتے ہیں:۔

"تعجب ہے۔ کہ جس عقیدہ کو آپ (یعنی ایڈیٹر امرت) گورو صاحب کی طرف منسوب کر رہے ہیں۔ اس کا نام تک بھی گورو گرنتھ صاحب میں نہیں پایا جاتا۔ اگر ان کا یہی عقیدہ تھا۔ جیسا کہ آپ کو وہم ہے۔ تو ضروری تھا۔ کہ کم از کم اس قسم کا کوئی ایک ہی

خالصہ جی پھر بولے

سچ کا بول بالا۔ جھوٹے کا منہ کالا،

(از گیانی واحد حسین صاحب احمدی)

گیانی بھجن سنگھ صاحب نے پھر چند سطور کا مضمون لکھکر ارسال کیا ہے۔ حالانکہ فاروق ۱۴ر جنوری کے پرچہ میں جناب ایڈیٹر صاحب کی طرف سے اعلان کر دیا گیا تھا۔ کہ جب تک آپ مکمل مضمون ارسال نہ کریں چند سطور کا مضمون شائع نہیں کیا جائیگا۔ لیکن شریمان جی نے پھر اپنی پرانی عادت کے مطابق چند سطور کا مضمون لکھکر ارسال فرمایا ہے۔ نمعلوم آپ ایسا کیوں کرتے ہیں۔ کیوں نہیں ایک ہی دفعہ مکمل مضمون لکھکر ارسال کر دیتے۔

میرے چیلنج کے جواب میں جناب نے جو جھوٹ بولے تھے۔ اور حوالہ دکھانے پر ایک صد روپیہ انعام مقرر کیا تھا۔ جناب نے اس کا جواب نہیں دیا۔ مہربانی فرما کر معافی نامہ ارسال فرمائیں۔ ورنہ جو میں نے لکھا تھا۔ کہ جواب نہ آنے پر ہزار لعنت کا اعلان کر دیا جائے گا۔ اگر آئندہ بھی جواب نہ دیا۔ تو میں حسب وعدہ اعلان کرنے پر مجبور ہوں گا ؛

آپ مجھ سے لفظ کلمہ یا اس مفہوم کا کوئی لفظ گرنتھ صاحب سے طلب کرتے ہیں۔ اور ساتھ وجہ یہ بتلاتے ہیں۔ کہ میں نے ان سے لفظ ہمہ اوست گورو گرنتھ صاحب سے طلب کیا تھا۔ اب میں سردار صاحب سے پوچھتا ہوں۔ کہ کیا آپ نے یہ مطالبہ پورا کر دیا ہے۔ چلو اگر گرنتھ صاحب سے نہیں جنم ساکھی ہی سے اب دکھا دیں۔ بعد میں مجھ سے مطالبہ کریں۔ میں نے عرض کیا تھا۔ کہ حوالہ گرنتھ صاحب سے اس لئے میں نے طلب کیا ہے۔ کہ ہمہ اوست کا باطل عقیدہ از روئے گرنتھ صاحب آپ نے بابا صاحب کی طرف منسوب کیا ہے۔ مہربان جس کتاب سے آپ نے دعویٰ پیش کیا ہے۔ اگر سے حوالہ طلب کرنا میرا فرض تھا۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ دعویٰ تو گرنتھ صاحب سے پیش کیا جائے۔ اور حوالہ کسی اور کتاب سے طلب کروں ؛

---

(۲) آپ ابھی تک میرے مضمون جواب الجواب پر جرح کرنے کا کوئی حق نہیں رکھتے۔ جب تک پہلے پرچہ کا جواب نہ لکھیں۔ آپ کا یہ لکھنا۔ کہ میں نے کون سا حوالہ کلمہ شریف کی تردید میں بیرون از گورو گرنتھ صاحب،

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لفظ جس کا مفہوم "ہمہ اوست" ہوتا کہیں نہ کہیں اس میں ضرور موجود ہوتا ہے"

شیخ صاحب کے مذکورہ بالا بیان سے صاف ظاہر ہے۔ کہ آپ ایک عقیدے کی صداقت کے لئے ہم سے گورو گرنتھ صاحب میں سے ثبوت چاہتے ہیں۔ یہ شرط شیخ صاحب نے خود ہی عائد کی ہے۔ اور اس کی رو سے ہمیں بھی پورا حق ہے۔ کہ کسی دوسرے مسئلہ کیا بلکہ تمام مسئلوں کی صداقت کے لئے شیخ صاحب سے گورو گرنتھ صاحب کا حوالہ طلب کریں۔ چنانچہ جب "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پر ایمان کا مسئلہ زیر بحث آیا۔ تو ہم نے بھی اس کے حق میں گورو گرنتھ صاحب میں سے اس کا حوالہ طلب کیا۔ جس کا صحیح جواب شیخ صاحب نہ اب تک دے سکے ہیں۔ اور نہ ہی قیامت تک دے سکیں گے۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں:۔ "کہ ہمہ اوست کا باطل عقیدہ از روئے گورو گرنتھ صاحب بابا نانک صاحب کی طرف سے منسوب کیا گیا تھا۔ اگر آپ جنم ساکھی بھی پیش کرتے تو ہم اس سے ہی ثبوت طلب کرتے۔ چونکہ آپ نے ایسا نہیں کیا۔ اس لئے ہم نے بھی جنم ساکھی سے حوالہ طلب نہیں کیا۔"

بہت خوب۔ لیکن شیخ صاحب یہ تو بتائیں۔ کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے باطل عقیدہ کی تردید کے لئے میں نے کونسا حوالہ اب تک بیرون از گرنتھ صاحب دیا ہے؟ اگر نہیں تو آپ اپنی بھی شرط پر کیوں قائم نہیں رہتے؟

پھر آپ تحریر فرماتے ہیں:۔ "کہ آپ نے کلمہ شریف گورو گرنتھ صاحب سے پیش نہیں کیا جنم ساکھی سے کیا تھا۔ اس لئے آپ اس کی تردید بھی جنم ساکھی سے ہی چاہتے ہیں۔ لیکن میں پوچھتا ہوں۔ کہ آپ کو جنم ساکھی تک پہنچنے کی بھی کیا ضرورت تھی۔ قرآن شریف میں سے ہی حوالہ دیدیتے۔ اور پھر ہمیں قرآن شریف کے حوالوں سے ہی اس کی تردید کرنے کا چیلنج دیدیتے"

حیرانی کی بات ہے۔ کہ جس مسئلہ پر تمام اسلام کا دیا ہے۔ سو اس کے جواب میں عرض ہے۔ دیکھو امرت بانی ماہ اگست ۱۹۳۱ء صفحہ ۵۱ پر آپ نے کلمہ شریف کی تردید میں جنم ساکھی کے حوالجات پیش کئے ہیں۔ اور پھر دیکھو فاروق مورخہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۳۲ء کالم ۳ نمبر ۲ میں آپ نے کلمہ شریف کی تردید میں جنم ساکھی کا حوالہ پیش کیا ہے۔ اور پھر دیکھو یہی پرچہ جس کا جواب لکھ رہا ہوں۔ اس میں ہی آپ نے کلمہ شریف کی تردید میں جنم ساکھی سے حوالجات پیش کئے ہیں۔ نامعلوم آپ کیوں پبلک کو دھوکا دینا چاہتے ہیں؟

پھر جناب مجھ سے پوچھتے ہیں۔ کہ آپ کو جنم ساکھی تک پہنچنے کی کیا ضرورت تھی۔ قرآن شریف سے ہی حوالہ پیش کر دیتے۔ اور مجھے جواب لکھنے کا چیلنج دے دیتے۔ مہربانی! اگر میں سکھ ہوتا۔ تو ضرور ایسا ہی کرتا۔ لیکن مجھے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اسلام کا شرف حاصل ہے۔ جہالت سکھوں کے لئے ہی مخصوص ہے۔ اور آپ لوگوں کے حصہ میں آئی ہے۔ کہ دعویٰ تو جنم ساکھی سے پیش کیا جائے۔ حوالہ مجھ سے گرنتھ صاحب سے طلب کرتے ہیں۔ اور مباحثہ گورو نانک صاحب کے اسلام پر ہو۔ اور حوالہ پیش کروں قرآن شریف سے واہ سردار صاحب واہ؟

سوال:۔ جس مسئلہ پر اسلام کا انحصار ہے۔ اس کا ذکر گرنتھ صاحب میں نہیں۔ شیخ محمد یوسف صاحب نے اپنی کتاب میں بابا صاحب کے شلوک ماخذہ قرآن بتائے ہیں۔ ہو سکتا ہے۔ کہ یہ الفاظ اصل قرآن مجید میں نہ ہوں بعد میں قاضیوں نے قرآن لکھتے وقت شامل کر دیئے ہوں۔ اور خدا کے الہام میں شامل نہ ہوں۔ اسی وجہ سے گورو بابا صاحب ان کو چھوڑ گئے ہیں؟

جواب:۔ گورو گرنتھ صاحب کامل یا تحریف سے مبرا کتاب نہیں ہے۔ یہ تو ۵۲ کے قریب نائی۔ ڈوم۔ مراسی۔ دھوبی۔ چمار۔ جلاہے۔ نٹ۔ بھاٹ۔ جٹ۔ شیخ۔ قصائی۔ برہمن وغیرہ شخصوں کے خیالات کا نتیجہ ہے۔ اور اس میں بھی بہت کچھ تغیر تبدل کیا گیا ہے۔ ممکن ہے کہ گورو نانک صاحب نے تو فرمایا ہو۔ لیکن بعد میں نکال دیا گیا ہو۔ یا گورو ارجن صاحب نے گرنتھ صاحب کو جمع کرتے وقت درج نہ کیا ہو۔ جیسا کہ ہم ثابت کر سکتے ہیں۔ کہ گورو ارجن صاحب نے بہت سی بانی جو دراصل گورو نانک صاحب کی تھی۔ گورو گرنتھ صاحب میں درج نہیں کی۔ اور پھر گرنتھ صاحب کو گورو نانک صاحب نے جمع نہیں کیا۔ بلکہ پانچویں گورو نے جمع کیا۔ اور پھر ان کے بعد بہت کچھ تغیر و تبدل کیا گیا۔ اور پھر میں نے کلمہ شریف پڑھنے کا حکم گرنتھ صاحب سے دکھلا بھی دیا ہے۔ اور جو شلوک شیخ محمد یوسف صاحب کے خیال کے مطابق قرآن شریف کی آیات کا ترجمہ ہیں۔ وہ انہوں نے کسی قدر اپنی کتاب میں درج فرما دیئے۔ جناب من حضرت شیخ صاحب کے علاوہ آپ کے بزرگ بھائی نتھا سنگھ صاحب اہلو والیہ اپنی کتاب "دریائے وحدت" میں گرنتھ صاحب کی بعض بانیوں کو قرآن شریف کا ماخذہ بتاتے ہیں؟

سوال:۔ گورو نانک صاحب نے قرآن شریف کو قاضیوں کی تصنیف فرمایا ہے۔ ملاحظہ ہو جپ جی صاحب "وقت نہ پایا قاضیاں جے لکھن لیکھ قرآن"

جواب:۔ افسوس آپ کی عقل پر کہ محض اپنی بات سدھ کرنے کے لئے گورو نانک صاحب پر الزام لگاتے ہو۔ واقعات کی روشنی میں یہ کہنا۔ کہ قرآن شریف قاضیوں نے تصنیف کیا۔ کس قدر بعید از عقل بات ہے اور عقل کے اندھو قرآن شریف کے نازل ہونے کے وقت قاضی کہاں تھے۔ اگر آپ کا یہ ترجمہ صحیح تسلیم کر لیا جائے۔ تو بابا صاحب کی پوزیشن سخت خطرہ میں پڑ جاتی ہے۔ اور یہ ان کا خطرناک جھوٹا ثابت ہوتا ہے۔ اور اس کا ثابت کرنا ان کے مرید ہونے کے دعویداروں کے ذمہ ہے۔ آپ ثابت کریں۔ کہ قرآن شریف قاضیوں کی تصنیف ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انحصار ہے۔ جس کے بغیر اسلام کے کچھ معنی ہی نہ رہ جائیں۔ اس کا ذکر تک گورونانک صاحب کی زبانی گورو گرنتھ صاحب میں نہ ہو۔ اور گورونانک صاحب پر بھی مسلمان ہونے کا شبہ کیا جائے ؛

شیخ صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ آپ نے شیخ محمد یوسف صاحب کی عدیم فرصتی کو مدنظر رکھکر ان کی بجائے یہ مباحثہ شروع کیا ہے۔ جس کا آپ اعلان بھی کر چکے ہیں۔ اور شیخ محمد یوسف صاحب اپنی کتاب "باوا نانک کا مذہب" میں لکھتے ہیں۔ کہ "حضرت باوا صاحب کے اقوال کا ماخذ قرآن مجید ہے"۔ (دیکھو صفحہ ۱۵۹) تو اس صورت میں ہمیں سمجھ نہیں پڑتی۔ کہ ایسے اقوال کو قرآن شریف سے اخذ کرتے ہوئے گورونانک صاحب سب سے زیادہ ضروری بات "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کو کیوں چھوڑ گئے۔ یا تو یہ ہو سکتا ہے۔ کہ یہ الفاظ اصل قرآن شریف میں نہ ہوں۔ بعد میں قاضیوں وغیرہ نے قرآن لکھتے وقت شامل کر دیئے ہوں۔ اور در اصل خدائی الہام میں شامل نہ ہونے کی وجہ سے گورونانک صاحب ان کو چھوڑ گئے ہوں۔ یا یہ کہ گورو صاحب کے اقوال کا ماخذ قرآن مجید نہیں۔ تو اس سے شیخ محمد یوسف صاحب کا اور ساتھ ہی آپ کا دعویٰ باطل ہو جاتا ہے ؛

اب رہا یہ کہ شلوک محلہ ۱ ص ۱۳۱ پر لفظ کلمہ دو دفعہ بولا گیا ہے۔ کیوں صاحب! اگر آپ لفظ کلمہ والا شبد یا اس کا مصرعہ ہی درج کر دیتے۔ تو کوئی حرج تھا؟ آپ کا پانچ تو اُکھڑ ہی جانا تھا۔ لو اب میں درج کرتا ہوں :۔

محلہ ۱ — پنج نمازاں پنج وقت پنجاں پنجے ناؤں
پہلا سچ۔ حلال دوے۔ تیجا خیر خدائے
چوتھی نیت راس کر۔ پنجویں صفت ثنائے
کرنی کلمہ آکھ کے۔ تاں مسلمان صدائے

دیگر

شلوک محلہ ۱ — مہر مسیت صدق مصلیٰ۔ حق حلال قرآن
شرم سنت سیل روزہ۔ ہوہ مسلمان
کرنی کعبہ۔ سچ پیر۔ کلمہ کرم نوائے

کیوں صاحب اب کس کی تسلی ہوئی۔ یہاں تو نہ صرف "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کی بجائے محض نیک کاموں کو ہی کلمہ بتایا گیا ہے۔ بلکہ آپ کی نماز۔ مسجد۔ مصلّے قرآن۔ سنت۔ روزہ وغیرہ تمام کی تردید کر کے ان کی جگہ سچائی۔ دیا۔ صدق

؛ گورونانک صاحب نے قرآن کو قاضیوں کی ہی تصنیف فرمایا ہے۔ ملاحظہ ہو جپ جی صاحب :۔ "وقت نہ پائیاں قاضیاں جے لکھن لیکھ قرآن

ورنہ بقول آپ کے باوا صاحب معاذ اللہ گپی ثابت ہوں گے۔ جو انہوں نے بغیر ثبوت کے کہدیا۔ کہ قرآن شریف قاضیوں کی تصنیف ہے۔ آؤ ہم اس کے صحیح معنے آپ کو سمجھائیں۔ سنو! آپ کے مسلمہ بزرگ بابا بنی سنگھ جو گورو گوبند سنگھ صاحب کے حضوری سکھ تھے۔ وہ اپنی کتاب میں اس کا ترجمہ یوں کرتے ہیں :۔

"تب سدھوں نے پوچھا :۔

کون سو ویلا کون وقت کو تھت کون وار
کون سہ رُتی ماہو کون جت ہو آکار

ترجمہ۔ جب خدا نے جگت کو پیدا کیا تھا۔ تو اُس وقت، کونسا وقت تھا۔ اور کونسی تاریخ تھی کون سا مہینہ تھا

جواب گورونانک :۔ ویل نہ پائیا پنڈتی جے ہووے لیکھ پوران
وکھت نہ پائیو قاضیاں جے لکھن لیکھ قرآن

ترجمہ :۔ تب بابے جی نے کہا۔ کہ پنڈت اور قاضی جگت کے پہلے نہیں تھے۔ جو وید پوران اور قرآن میں لکھ دیتے"۔ جنم ساکھی منی سنگھ ص ۳۶۷)

معزز ناظرین غور فرماویں۔ کہ گیانی بھجن سنگھ صاحب کس طرح کج بحثی میں پڑ کر اصل مضمون سے جان بچانا چاہتے ہیں۔ لیکن یاد رکھیں ہم بھی ان کا پیچھا نہیں چھوڑیں گا ؛

سوال :۔ اب رہا سوال یہ کہ شلوک محلہ ۱ ص ۱۳۱ پر لفظ کلمہ دو دفعہ بولا گیا ہے۔ کیوں صاحب اگر وہ شبد درج کر دیتے تو کیا ہرج تھا۔ آپ کا پانچ تو اُکھڑ جاتا تھا۔ لو اب میں درج کرتا ہوں :۔

کرنی کلمہ آکھ کے۔ تاں مسلمان صدائے
کرنی کعبہ۔ سچ پیر۔ کلمہ کرم نوائے

گورو صاحب نے صرف نیک کاموں کو ہی کلمہ بتایا ہے ؛

جواب :۔ پنج نمازاں و مہر مسیت وغیرہ شلوکوں کا اس مضمون سے کوئی تعلق نہیں۔ اُس کا جواب نماز کے مضمون میں آئیگا۔ جناب مجھ سے گرنتھ صاحب کا حوالہ طلب کرتے تھے۔ اور یہ جو مندرجہ بالا شلوک میں نے پیش کئے تھے۔ جناب نے اس کا ترجمہ غلط کیا ہے۔ کہ گورو نے نیک اعمال کو ہی کلمہ بتایا ہے۔ جناب عالی آپ کی عقل کو کیا ہو گیا۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں۔ کہ دنیا میں نیک کاموں کو کلمہ کہا گیا ہو۔ "کلمہ" ایک شبد ہے۔ جو انسان کے مُنہ سے نکلتا ہے۔ اور "کرنی" ایک فعل جو انسان کرتا ہے۔ کلمہ اور کرنی کبھی ایک نہیں ہو سکتے۔ پس آپ کا دعویٰ باطل اس کا صحیح ترجمہ صاف ہے۔ "کرنی" یعنی نیک کام "کلمہ آکھ کے" کلمہ پڑھ کر کرے "تاں مسلمان صدائے"۔ تب مسلمان کہلائے۔ یہ ہے لفظی ترجمہ جو میں نے پیش کر دیا ہے۔ آپ کس طرح کہہ سکتے ہیں۔ کہ نیک اعمال کو ہی کلمہ کہا گیا ہے۔ بلکہ یہاں پر تو کلمہ پڑھنے کا حکم ہے ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حق حلال۔ شرم وسیل وغیرہ کو ترتیب واران کی جگہ دی ہے۔ کیا اس ہی حوالے کے سہارے آپ گورو نانک صاحب کو مسلمان ثابت کرنے کی بیہودہ کوشش کر رہے تھے ؟

آپ نے ایک اور حوالہ گورو گرنتھ صاحب سے دیا ہے :۔

لٹھے پیر بھوندا پھرے کھاون سندڑے سول
دوزک پوندا کیوں رہے جاں چیت نہ ہوئے رسول

لیکن ہم حیران ہیں۔ کہ آپ بحث تو شری گورو نانک دیو جی کے مذہب پر کر رہے ہیں۔ اور حوالہ دیتے ہیں شری گورو ارجن دیو جی کے اقوال کا۔ مذکورہ بالا شلوک شری گورو ارجن دیو جی کا ہے نا کہ گورو نانک صاحب کا۔

اب باقی رہی یہ بات۔ کہ مباحثہ کا دارومدار صرف گورو گرنتھ صاحب پر ہی ہے۔ یا تاریخی کتب پر بھی۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ تاریخی کتب محض واقعات پر روشنی ڈالتی ہیں۔ ایمانی مسئلوں کا حل الہامی کتب سے ہی ہو سکتا ہے۔ اگر آپ بھی یہ تسلیم کر لیں۔ کہ آپ کے ایمان کے متعلق مسئلوں کا فیصلہ قرآن کے بغیر دیگر اشخاص کی لکھی ہوئی تاریخی کتب سے بھی ہو سکتا ہے۔ اور اسکی کوئی مثال پیش کر دو گے۔ تو ہم اس بات پر غور کرینگے ؛

یہ تو ہے آپ کے دلائل کا جواب لیکن میں آپ کو چیلنج کرتا ہوں۔ کہ آپ کسی سکھ تاریخ سے بھی یہ ثابت نہیں کر سکتے۔ کہ گورو نانک صاحب نے اپنے ایمان کے طور پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے الفاظ ایک دفعہ بھی اپنے دہان مبارک سے نکالے ہوں۔ بلکہ اس کے خلاف جنم ساکھی بھائی بالا میں مندرجہ ذیل الفاظ درج ہیں +

لا الہ الا اللہ ۔ گوبند نانک خلف اللہ
ہور دوجا نا ہیں دنی وچ اکو اک خدائے
نانک خلیفہ رب دا مکھ تے سچ الائے صفحہ ۲۳۴

جنم ساکھی میں ست نام اور اسلامی کلمہ کا مقابلہ کرتے ہوئے فرمایا ہے :۔

آپ نے ۲۸ ستمبر ۱۹۳۲ء کے فاروق میں لکھا ہے۔ کہ ہندوؤں کا کلمہ "امنو بھگوتے باسدیو یہ نمہ" ہے۔ جناب من اسی طرح سکھوں کا کلمہ گورمنتر ہے۔ آپ کے ترجمہ کے مطابق جو مطلب کلمہ پڑھنے کا ہے۔ وہ نیک کاموں سے پورا ہو سکتا ہے۔ تو جو امنو بھگوتے وغیرہ ہندوؤں کا کلمہ ہے یا جو سکھوں کا کلمہ یعنی گورمنتر ہے۔ جو مطلب ان کے پڑھنے کا ہے۔ وہ بھی نیک اعمال کرنے سے پورا ہو جانا چاہیئے۔ تو کیا گیانی بھجن سنگھ صاحب سکھی کلمہ کا پڑھنا چھوڑ دیں۔ کیونکہ اس کا مطلب نیک اعمال سے پورا ہو سکتا ہے اسی طرح ہندو +

سوال :۔ آپ نے جو حوالہ "دوزخ پوندا کیوں رہے جاں چیت نہ ہوئے رسول" گورو گرنتھ صاحب سے پیش کیا۔ یہ گورو ارجن صاحب کا ہے۔ بحث تو گورو نانک صاحب کے اسلام پر کر رہے ہیں۔ اور حوالہ گورو ارجن صاحب کا پیش کر رہے ہیں۔

جواب :۔ میں نے مندرجہ بالا شلوک کو تائیدی طور پر پیش کیا تھا۔ سب سے پہلے ضروری ہے۔ کہ گورو نانک صاحب کی بانی پیش کی جائے۔ اور ساتھ اس کے تائیدی طور پر دوسرے گورو صاحبان یا بھگتوں کی بانی پیش کی جا سکتی ہے۔ (۲) میں نے تو ایمانداری سے ساتھ حوالہ بھی لکھ دیا تھا۔ لیکن آپ ہمیشہ بددیانتی سے ہی کام لیتے رہے ہیں۔ یعنی حوالہ دیتے وقت "راگ" لکھکر محلہ یا بھگت کا نام چھوڑ دیتے ہیں۔ تاکہ دوسرے کو دھوکہ لگ جائے۔ کہ شائد گورو نانک ہی کی بانی ہے۔ اور بعض دفعہ تو جناب نے گورو ارجن صاحب کے شلوک کو گورو نانک صاحب کے طرف منسوب کر کے دھوکہ دینے کی ناکام کوشش کی ہے یا اپنی کم علمی کا ثبوت دیا۔ دیکھو امرت بابت ماہ جولائی ۱۹۳۲ء کالم ۲ پر محلہ ۵ یعنی گورو ارجن کا شلوک لکھکر بتایا گیا ہے۔ کہ یہ گورو نانک صاحب نے کہا ہے۔ یہ کس قدر جھوٹ اور دھوکہ دہی ہے ؛

---

(۳) پھر جناب نے خود ہی گورو نانک صاحب کے مذہب پر بحث کرتے ہوئے دسم گرنتھ اور محلہ ۵ یعنی گورو ارجن اور نام دیو وغیرہ کے حوالے دیئے ہیں۔ دیکھو امرت بابت ماہ اگست ۱۹۳۱ء اور پھر نماز روزہ پر بحث کرتے ہوئے آسا کبیر جی دگورو ارجن صاحب کے حوالے دیئے ہیں۔ دیکھو رسالہ امرت ماہ جولائی ۱۹۳۲ء۔ آپ کے اصول کے مطابق گورو نانک صاحب کے مذہب کے ساتھ ان مندرجہ بالا حوالوں کی کیا ضرورت تھی۔ کیا آپ جواب دینگے ؛

(۴) آپ کے عقیدہ کے مطابق گورو ارجن صاحب گورو نانک ہی ہیں۔ پس اعتراض باطل ؛

سوال :۔ جنم ساکھی میں مندرجہ ذیل کلمہ لکھا ہے :۔

لا الہ الا اللہ گوبند نانک خلف اللہ
ہور دوجا نا ہیں دنی وچ اکو اک خدائے
نانک خلیفہ رب دا مکھ تے سچ الائے صفحہ ۲۳۴

گورو نانک صاحب کو خلیفہ کہا گیا۔ اور اسلامی کلمہ کو دوزخ میں لے جانے والا بیان کیا گیا ہے ؛

جواب :۔ (۱) اگر آپ جنم ساکھی سے دکھا دیں۔ کہ اس کے مصنف نے لا الہ الا اللہ گوبند نانک خلف اللہ کو کلمہ لکھا۔ تو ایک سو روپیہ پیش کروں گا۔ مہربان کہیں جنم ساکھی میں اس کو کلمہ نہیں بتایا گیا۔ اور نہ ہی اس کے پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور نہ ہی اس کو کوئی سکھ پڑھتا ہے۔ بلکہ سکھوں کا کوئی فرقہ بھی اس کو نہیں پڑھتا۔ اور نہ ہی جناب خود اس کو پڑھتے ہیں۔ اور نہ جنم ساکھی کے مصنف نے اس کو کلمہ لکھا ہے۔ اور نہ ہی کسی زہت نامہ میں اس کو کلمہ قرار دیا گیا ہے۔ اور اگر یہی سکھوں کا کلمہ ہے۔ تو آپ نے اپنے رسالہ زہت نمبر میں کیوں نہیں لکھا۔ میں حیران ہوں۔ کہ جس کو آپ خود کلمہ نہیں مانتے اور نہ ہی پڑھتے ہیں۔ آپ نے کیوں پیش کر دیا۔ تعصب نے آپ کا دل سیاہ کر دیا ہے۔ گیانی خزان سنگھ نے سچ کہا ہے :۔ من کالے کالے دستارے (بقیہ حاشیہ صفحہ نمبر ۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاوے پریت رام چندست رام لکھ نام
بدھا پُل سمندر پر لئی لنک تران
لیکن
کلمے ڈوبیاں اُمتیں چلے رسائل جاہ
اگے اگم انتھاہ ہے پار نہ کاہو پائے

غرضیکہ کسی جگہ بھی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ذکر تک نہیں۔ بلکہ گورونانک صاحب کو سید صاحذا کا خلیفہ بیان کیا گیا ہے۔ اور جہاں اسلامی کلمہ کا ذکر آیا ہے۔ اسے دوزخ میں لے جانے والا بیان کیا ہے ۔

اب جبکہ شیخ صاحب نہ تو گورو گرنتھ صاحب سے اور نہ ہی کسی سکھ تاریخ سے گورونانک صاحب کو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اپنے ایمان کے طور پر پڑھنا ثابت کر سکتے ہیں۔ تو گورو صاحب مسلمان کس طرح ہو گئے۔ اگر مرزا غلام احمد صاحب یا کسی دیگر قادیانی صاحب کو ذاتی الہام اس امر کا ہوا۔ تو بے شک آپ اپنے ایمان کے طور پر گورو صاحب کو مسلمان تسلیم کر لیں۔ جیسے کہ ہندو۔ بودھی۔ عیسائی وغیرہ سب ہی انہیں اپنے مذہب کا بزرگ تصور کرتے ہیں۔ ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ بلکہ کمال خوشی ہے۔ لیکن واقعات کو غلط پیش کر کے اور گورو صاحب کے اقوال کو توڑ مروڑ کر ان کو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ وغیرہ باطل عقائد کے قائل ٹھہرانا نہایت کمینہ اور ناپاک کوشش ہے ۔

میں نے اور سب کچھ چھوڑ کر کلمہ پر بحث اس واسطے کی ہے۔ کہ شیخ واحد حسین صاحب بھی لمبی بحث سے گھبراتے ہیں۔ لہذا اگر ایک مسئلہ کے حل سے معاملہ طے ہو جائے۔ تو آپ کی یہ مشکل طے ہو جائیگی۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنا چونکہ ہر ایک مسلمان کا فرض اولین ہے اور جو اس پر ایمان نہیں رکھتا۔ وہ ہرگز ہرگز مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اور جب گورونانک صاحب اس کے قائل کہیں ثابت نہیں ہوتے۔ تو آپ کا مسلمان ہونا بھی باطل ہو گیا۔ مزید بحث کی ضرورت نہیں رہتی ۔

(خاکسار گیانی بھجن سنگھ)

---

(۲) آپ کے پیش کردہ حوالوں میں باوا صاحب کو خلیفہ بتایا گیا ہے۔ تو بھی اس میں کوئی ہرج نہیں۔ اس سے باوا صاحب مسلمان ثابت ہوتے ہیں۔ کیونکہ اسلام کا عقیدہ ہے۔ کہ اس میں ہمیشہ خلیفے آتے رہینگے۔ جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصلحٰت لیستخلفنّھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ۔ (سورۃ نور آیت ۵۶) ترجمہ ۔ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے وعدہ کیا جو تم میں سے ایمان لائے اور صالح عمل کئے تو ضرور ان میں سے جانشین یعنی خلیفہ کریگا زمین میں جیسے کہ خلیفہ بنائے ان لوگوں میں سے جو تم سے پہلے تھے۔ تو گورونانک صاحب کا دعویٰ کہ میں خلیفہ ہوں۔ یہ عین اسلام کے مطابق ہے۔ اور یہ آپ کے مسلمان ہونیکا کافی ثبوت ہے ۔

---

(۳) جناب کا فرمانا۔ کہ اسلامی کلمہ کو دوزخ میں لے جانے والا بیان کیا گیا ہے۔ درست نہیں۔ کیونکہ دوسری جگہ آپ اسلامی کلمہ پڑھنے کا ارشاد فرماتے ہیں۔ جیسا کہ میں نے اپنے پہلے پرچہ میں لکھا تھا۔ اور قرینہ بھی اس کو اسلامی کلمہ ثابت کرتا ہے۔ کیونکہ ساتھ نماز کا ذکر ہے۔ سنو :۔ ل لعنت بر سر تنہاں جو ترک نماز کریں ص ۲۲۱

نانک آکھے رکن دین سچے سنو جواب	صاحب کا فرمایا لکھیا وچ کتاب
دنیا دوزخ جو سڑن سو کیونکر کلمے پاک	مکروہ تریہے روجڑے پنج نماز طلاق
لقمہ کھائے حرام دا سر تے چڑھے عذاب	جو راہ شیطانی گم تھیئے سو کیونکر کرن نماز
آتش دوزخ ہا دیہ پایا تنہاں نصیب	بہشت حلالی کھاوناں کیتا حیواں پلیت
مسلمان مسلمین جو جیئے وچ رہیں	قائم ہوئے قیامتی پھیر نہ جنم دھرن
نانک آکھے رکن دین کلمہ سچ پہچان	اکو روح ایمان دی جو ثابت رکھے ایمان ص ۱۴۳

کیسی صاف عبارت ہے معمولی پنجابی جاننے والا بھی با آسانی سمجھ سکتا ہے۔ کہ باوا صاحب فرماتے ہیں۔ اے رکن دین سچے جواب سنو۔ جو خدا کا فرمان کتاب میں درج ہے۔ جو لوگ دنیا کے دوزخ میں جل رہے ہیں۔ اُن کا کلمہ سے کیا تعلق۔ جو لوگ تیس روزوں کو مکروہ جانتے ہیں۔ اور پانچ وقت کی نماز کو طلاق دے دیتے ہیں یعنی چھوڑ دیتے ہیں۔ اور کھانا حرام کھاتے ان کے سر پر بڑا بھاری عذاب ہے۔ جو شیطان کی تابعداری کرتے ہیں۔ وہ کس طرح نماز کے پابند ہو سکتے ہیں۔ دوزخ کی آگ اُن کے نصیب میں ہے۔ جنت کا پاک طیّب رزق انہوں نے اپنے اوپر حرام کر لیا ہے۔ نانک کہتا ہے اے رکن دین کلمہ شریف کو سچ سمجھو وغیرہ ۔

یہاں پر گورو صاحب نے اس کلمہ کا پڑھنے کا حکم دیا۔ جو نماز روزہ وغیرہ سے تعلق رکھتا ہے۔ جس کے نہ کرنے سے انسان دوزخ میں جاتا ہے۔ اب بتاؤ وہ آپ کے پیش کردہ اشعار اس کے سامنے کیا حقیقت رکھتے ہیں۔ وہ محض بناوٹی اور تحریف شدہ ہیں۔ وہ ایک ہی آدمی کی دو کلامیں نہیں ہو سکتیں ۔

سوال :۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ مباحثہ کا دارومدار کامل الہامی کتاب پر ہی ہونا چاہیئے۔ تاریخی کتب محض واقعات پر ہی روشنی ڈالتی ہیں۔

جواب :۔ گو دو گرنتھ صاحب کامل الہامی کتاب نہیں۔ اور نہ یہ کوئی شریعت ہے۔ مباحثہ کے لئے ضروری ہے۔ کہ باوا صاحب کے قول کے ساتھ انکے فعل پر بھی غور کیا جائے۔ گرنتھ صاحب میں تو صرف آپ کے چند اقوال ہیں۔ اور جنم ساکھی اور دیگر کتب میں آپ کے قول اور فعل دونوں کا آپ کے مذہب کے ساتھ تعلق ہے ۔

ناظرین میں نے گیانی بھجن سنگھ صاحب کے تمام اعتراضوں کا جواب دیدیا ہے۔ میں آخر میں سردار صاحب سے التماس کرونگا کہ وہ اپنے مضمون سے باہر نہ جائیں۔ بے فائدہ قیمتی وقت ضائع نہ کریں۔ یہ کہنا کہ صرف کلمہ شریف ہی اسلام کا معیار ہے۔ لیکن دوسرے مسلمان نہیں ہو سکتا۔ بیشک ایک ہی کلمہ شریف پڑھنا ہے۔ لیکن دوسرے مسلمان نہیں ہو سکتا۔ تو دو ہرگز مسلمان نہیں ہو سکتا۔ بیشک ایک ہی کلمہ شریف پڑھنا ہے۔ لیکن دوسرے مسلمان نہیں ہو سکتا۔ تو دو ہرگز مسلمان نہیں ہو سکتا۔ تب تک مسلمان نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ وہ عقائد کفریہ کو چھوڑ کر کلمہ شریف کو نہ پڑھے۔ اور اس کے معنی کو نہ سمجھے۔ اور اس پر ایمان نہ لائے۔ جیسا کہ ہم نے اوپر ثابت کیا ہے۔ کہ گورو صاحب کو ہی دیکھ لیں۔ کہ وہ کلمہ شریف کو پڑھتے تھے۔ اور اس پر ایمان رکھتے تھے۔ اور اس کے معنی سمجھتے تھے۔ اور اس کے قائل تھے۔ اور اس کے مطابق عمل کرتے تھے۔ اور اس کے مطابق عقیدہ رکھتے تھے۔ اور اس کے مطابق اپنی زندگی بسر کرتے تھے۔ اور اس کے مطابق اپنی اولاد کو تعلیم دیتے تھے۔ اور اس کے مطابق اپنی اولاد کی تربیت کرتے تھے۔ اور اس کے مطابق اپنی اولاد کی شادی بیاہ کرتے تھے۔ اور اس کے مطابق اپنی اولاد کو نصیحت کرتے تھے۔ اور اس کے مطابق اپنی اولاد کو وصیت کرتے تھے۔ اور اس کے مطابق اپنی اولاد کو ترکہ دیتے تھے۔ اور اس کے مطابق اپنی اولاد کو عاق کرتے تھے۔ اور اس کے مطابق اپنی اولاد کو بیدخل کرتے تھے۔ اور اس کے مطابق اپنی اولاد کو جائیداد سے محروم کرتے تھے۔ اور اس کے مطابق اپنی اولاد کو گھر سے نکالتے تھے۔ اور اس کے مطابق اپنی اولاد کو قتل کرتے تھے۔ اور اس کے مطابق اپنی اولاد کو زندہ درگور کرتے تھے۔ اور اس کے مطابق اپنی اولاد کو زندہ جلاتے تھے۔ اور اس کے مطابق اپنی اولاد کو زندہ دفن کرتے تھے۔ اور اس کے مطابق اپنی اولاد کو زندہ گاڑتے تھے۔ اور اس کے مطابق اپنی اولاد کو زندہ ذبح کرتے تھے۔ اور اس کے مطابق اپنی اولاد کو زندہ کاٹتے تھے۔ اور اس کے مطابق اپنی اولاد کو زندہ چیرتے تھے۔ اور اس کے مطابق اپنی اولاد کو زندہ پھاڑتے تھے۔ اور اس کے مطابق اپنی اولاد کو زندہ کھاتے تھے۔ اور اس کے مطابق اپنی اولاد کو زندہ نگلتے تھے۔ اور اس کے مطابق اپنی اولاد کو زندہ ہضم کرتے تھے۔ اور اس کے مطابق اپنی اولاد کو زندہ پیتے تھے۔ اور اس کے مطابق اپنی اولاد کو زندہ چوستے تھے۔ اور اس کے مطابق اپنی اولاد کو زندہ چبا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگودھری حب اٹھرا (رجسٹرڈ)

مولانا حکیم نورالدین صاحب شاہی طبیب کا ستر سالہ مجرب نسخہ حب اٹھرا گورنمنٹ آف انڈیا سے نظام جان اینڈ سنز کے لئے رجسٹرڈ ہو چکا ہے۔ جو دوسری جگہ سے نہیں مل سکتا۔ اگر آپ کو اولاد کی خواہش ہے۔ تو یہی حب اٹھرا رجسٹرڈ گھر میں استعمال کرائیں۔ اگر آپ نے بے اولادی کا اندھیرا دور کرنا ہے۔ تو حب اٹھرا رجسٹرڈ ضرور استعمال کرادیں۔ اگر آپ کو بفضلِ خدا ذہین۔ خوبصورت۔ باعمر تندرست بچوں کی ضرورت ہے۔ تو حب اٹھرا رجسٹرڈ ہی استعمال کرادیں۔ حب اٹھرا امراض اٹھرا کا تریاق ہے۔ اٹھرا کی شناخت۔ حمل گر جاتے ہیں۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر مرجاتے ہیں۔ اٹھارہ سال تک نہیں پہنچتے۔ حب اٹھرا رجسٹرڈ رحم کی تمام کمزوریاں دور کرتی بچہ کو طاقتور بناتی۔ حمل کو گرنے سے روکتی۔ اور پیدائش میں بھی آسانی ہوتی ہے۔ بچہ اور والدہ کے لئے تریاق ہے۔ قیمت فی تولہ بعہ مکمل خوراک ۱۱ تولہ یکدم منگوانے پر صرف ۱۱ روپیہ۔ علاوہ محصول۔ نصف منگوانے پر صرف محصول معاف۔

المشتہر:۔ نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

وصیتیں

وصیت نمبر ۳۶۳۸

منکہ کرم بی بی زوجہ بابو عمر حیات قوم شیخ عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۶ء سکنہ سیالکوٹ صدر بازار ڈاک خانہ خاص تحصیل وضلع سیالکوٹ آج مورخہ ۳۳/۳۲ بلاجبر واکراہ بقائمی ہوش وحواس حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اس کے دسویں (۱/۱۰) حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی ۴ جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی۔

سیری موجود جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک ہزار روپیہ کا زیور اور ۳۲/- روپیہ حق مہر جو بذمہ شوہر تھا۔ وہ میں وصول کر چکی ہوں۔ کل میزان ایک ہزار بتیس روپیہ حصہ وصیت کردہ ایک صد تین روپیہ تین آنہ تین پائی۔

العبد:۔ مسماۃ کرم بی بی زوجہ بابو عمر حیات (انگوٹھا) صاحبان

گواہ شد:۔ محمد یعقوب خاں احمدی گل منج کاتب الحروف ڈاک خانہ ڈیریوالہ۔ تحصیل وضلع گورداسپور۔

گواہ شد:۔ چوہدری خدا بخش بقلم خود قادیان۔

وصیت نمبر ۳۸۳۹

منکہ غلام نبی ولد چوہدری نواب خاں قوم ورک عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۵ء ساکن بھاگووال تحصیل وضلع سیالکوٹ آج مورخہ ۱۲/۳۲ ۸ بلاجبر واکراہ بقائمی ہوش وحواس حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ مبلغ ایک ہزار روپیہ کی زمین رہن میرے قبضہ میں ہے۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ۴۰ روپیہ ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد مندرجہ بالا نیز کسی اور جائداد کا جو مجھے بذریعہ وصیت یا ہبہ یا وراثت ملے۔ یا ایسی اور پیدا کی گئی ہو۔ جس کا ۱/۱۰ حصہ میں نے داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان اپنی زندگی میں ادا نہ کر دیا ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک میری وفات پر صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ فقط۔

العبد:۔ غلام نبی ولد نواب خاں موصی

گواہ شد:۔ خیرالدین ولد غلام رسول قوم جٹ داروغہ ساکن بھاگووال بقلم خود۔

گواہ شد:۔ حکیم محمد فیروزالدین قریشی انسپکٹر بیت المال۔ بقلم خود۔

وصیت نمبر ۳۸۴۰

منکہ عبدالغنی ولد مولا بخش قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۳ء ساکن کریام۔ ڈاک خانہ خاص ضلع جالندھر آج مورخہ ۱۲/۳۲ ۵ بلاجبر واکراہ بقائمی ہوش وحواس حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائداد نہیں۔ میری ماہوار آمد ۴۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ نیز یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے پر جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط۔

العبد:۔ عبدالغنی خاں بقلم خود کریام ڈاک خانہ خاص ضلع جالندھر

گواہ شد:۔ حاجی غلام احمد از کریام بقلم خود۔

گواہ شد:۔ مولا بخش سکنہ کریام بقلم خود۔

وصیت نمبر ۳۸۶۷

منکہ سردار بی بی زوجہ برکت علی قوم جٹ بیعت ۱۹۱۸ء عمر ۲۶ سال سکنہ لودی ننگل ڈاک خانہ فتح گڈھ چوڑیاں تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ آج مورخہ ۱۲/۳۱ ۱۱ بلاجبر واکراہ بقائمی ہوش وحواس حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائداد جو ذیل میں درج ہے۔ اور اس کے علاوہ میرے مرنے کے بعد جو بھی میری جائداد موجود ثابت ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ کہ میرے مرنے پر میری کل جائداد کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کا ہوگا۔ اگر کوئی رقم اپنی زندگی میں ادا کر جاؤں۔ تو وہ منہا کر لی جائے۔ میرے موجودہ زیورات کی قیمت ۱۷۳/- روپیہ ہے۔ مہر ۲۵۰/- روپیہ ہے۔

العبد:۔ سردار بی بی موصی مذکور۔

گواہ شد:۔ فقیر محمد ساکن ونجواں ڈاک خانہ خاص بٹالہ۔ ضلع گورداسپور۔

گواہ شد:۔ تاج الدین مولوی فاضل لائل پوری مدرس مدرسہ احمدیہ۔ قادیان ۱۲/۳۱ ۱۱